محدثین کا جامع تصوّرِ دین

(صحاح ستہ کے تراجم ابواب کی روشنی میں)

مولانا محمد جرجیس کریمی

اسلام ایک مکمل نظام حیات ہے۔ جب یہ بات کہی جاتی ہے تو بعض لوگ اس کو اسلام کی سیاسی تعبیر قرار دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اسلام کو ایک نظام کی حیثیت سے پیش کرنا درست نہیں ہے۔ اس سے اس کی روحانیت مجروح ہوگی اور دین محض اقتدار اور کرسی کے حصول کا اکھاڑہ بن کر رہ جائے گا۔ بظاہر یہ بات درست معلوم ہوتی ہے، لیکن اگر گہرائی سے اسلامی تعلیمات کا مطالعہ کیا جائے تو اسلام کے ایک مکمل نظام حیات ہونے سے کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا، کیوں کہ اسلام نے انسانی زندگی کے تمام شعبوں میں رہ نمائی فراہم کی ہے۔ اس بارے میں قرآن وحدیث میں بہت سے دلائل ہیں اور علماء نے اس پر مستقل کتابیں لکھی ہیں۔ فی الحال ان سے بحث نہیں ہے۔ یہاں محدثین کرام کی کتابوں کے صرف تراجم ابواب کا تجزیاتی مطالعہ پیش کیا جارہا ہے۔ اس سے معلوم ہوگا کہ اسلام کے ایک مکمل نظام حیات ہونے کا تصور تمام محدثین کے یہاں موجود رہا ہے۔ اسی بنیاد پر انھوں نے اپنی معرکہ آرا کتب احادیث مرتب فرمائی ہیں۔

تمام کتب احادیث کا تجزیاتی مطالعہ طوالت کا باعث ہوگا، اس لیے یہاں صرف مشہور و متداول کتب احادیث 'صحاح ستہ' کا مطالعہ پیش کیا جاتا ہے۔ صحاح ستہ میں صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابوداؤد، سنن ترمذی، سنن نسائی اور سنن ابن ماجہ شامل ہیں۔ ان کتب کے تراجم ابواب کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ ان کے مرتبین نے اسلام کو ایک مکمل نظام حیات ہی کی حیثیت سے پیش کیا ہے۔ ان میں کتاب الایمان سے لے کر کتاب الآداب تک انسانی زندگی میں پیش آنے والے انفرادی، اجتماعی، دینی اور دنیوی سارے موضوعات شامل ہیں، یا ان میں سے اکثر کا احاطہ ہوگیا ہے۔

سے محروم نہیں رہتا، بلکہ ہر مرحلہ میں شریعت اس کی دست گیری کرتی ہے اور اس کو صراط مستقیم روز روشن کی طرح نظر آتا ہے۔

اسلامی نظامِ حیات کی بعض خصوصیات

اسلام ایک نظام بھی ہے اور ایک عقیدہ بھی۔ اس پہلو سے اس کی بعض خصوصیات ہیں، جو دوسرے نظام ہائے زندگی میں نہیں پائی جاتیں: ان میں سب سے پہلی خصوصیت یہ ہے کہ یہ نظام اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا ہے، کسی انسان کا مرتب کردہ نہیں ہے۔ اس پر عمل کرنے والا عنداللہ اجر کا مستحق ہوگا۔ اسی لیے امام بخاری نے سب سے پہلے وحی آنے کی کیفیت اور ''انما الاعمال بالنیات'' والی روایات بیان کی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تعلیمات وحی پر مبنی ہیں اور اگر ان پر حسن نیت کے ساتھ عمل کیا جائے تو بندہ اللہ تعالیٰ کے یہاں یقیناً سرخرو ہوگا اور دنیا میں بھی اسے کامیابی ملے گی۔ اس کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ یہ نظام 'یُسر' یعنی آسانی پر مبنی ہے۔ دین میں سختی اور تکلیف مالا یطاق نہیں ہے، ہر شخص کے لیے اس کی واقعی استطاعت وطاقت کے مطابق احکام ہیں۔ محدثین نے اس نکتے کو بھی واضح کیا ہے۔ اس کی تیسری خصوصیت یہ ہے کہ یہ انسانی فطرت کے مطابق ہے جس میں انسان کی خواہشات و جذبات کی پوری رعایت کی گئی ہے، انسانی فطرت کو کچل کر احکام نہیں دیے گئے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کے تفصیلی مطالعہ سے یہ بات واضح طور پر اجاگر ہوتی ہے۔ چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ یہ نظام اعتدال و توازن پر مبنی ہے اس میں افراط و تفریط نہیں ہے۔ اس کی جو تعلیمات ہیں وہ متوازن و معتدل ہیں، اس پر عمل کرنے والا کہیں بھی افراط و تفریط کا شکار نہیں ہوسکتا۔ ہر شعبہ حیات میں یہ توازن موجود ہے۔ اس نظام حیات کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس کا عملی نمونہ خود اس کے بیان کرنے والے (حضرت محمد ﷺ) نے پیش کر دیا ہے۔ اس لیے اب یہ سوال پیدا نہیں ہوسکتا کہ یہ قابل عمل نہیں ہے۔ اور اس پر چل کر انسانیت فلاح نہیں پاسکتی، بلکہ رسول کریم ﷺ نے اس کا عملی نمونہ پیش کر کے ان سوالات کا جواب دے دیا ہے۔